

## سبق نمبر 1

### مذہب کا تعارف

دین کیا ہے؟ اس کی تعریف کیسے کی گئی ہے؟ مختلف افکار، علاقوں اور مذاہب کے حامل لوگ اس کی ترجمانی کیسے کرتے ہیں؟ یہ کب، کیوں اور کیسے شروع ہوا؟ لوگ اس کی پیروی کیوں کرتے ہیں؟ ہمیں اس پر اور یہ جیسے بہت سے these کی کیا ضرورت ہے؟ دینی علوم شروع کرنے سے پہلے جوابات تلاش کرنے کے ل دوسرے سوالات ہمیں اس بحث کی طرف لے جاتے ہیں۔

#### علم نجوم:

پرانے فرانسیسی لفظ "ریلیجیون" سے اخذ کردہ مذہب کا مطلب ہے "مقدس چیزوں کا احترام" اور لاطینی لفظ "ریلیزیئم" کا مطلب ہے "دیوتاؤں کا احترام"۔

ماڈرن سائنس: "کسی اعلیٰ غیب طاقت کی پہچان، اور اطاعت"۔ "عقیدہ"، "فرق" اور "ایمان" کے الفاظ مترادفات کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

اردو میں، ہم لفظ "مذہب حبمذ" استعمال کرتے ہیں جو اصل میں ایک عربی لفظ ہے جس کا مطلب ہے "جانے کا راستہ"، "چلنے کا راستہ"، "ایک انداز"، "ایک طریقہ" وغیرہ۔

عربی زبان میں دین کے معنی میں، لفظ "دین یند" عام طور پر لفظی کے لئے "جوابی کارروائی"، "انصاف"، "جزا"، "حکم"، & "قیامت" وغیرہ، جس کا مطلب ہے استعمال کیا جاتا ہے "مثال قرآن" کا کہنا ہے کہ ن یدلا م ۹۱ ک لام . قیامت کے دن کا مالک

#### قرآن میں لفظ دین:

مذہب کے معنی میں مذکورہ عربی الفاظ میں سب سے زیادہ مناسب ،  
دین" ہے۔ اگرچہ ، قرآن کچھ دوسرے الفاظ بھی اس معنی میں "لم ... ملیحا" جیسے استعمال کرتا ہے ۔  
سیرت"، "اجنہم ... منہاج"، اور "اذرش ... شرع"، لیکن اس لفظ کو ترجیح دی اور استعمال کیا گیا ... طارص۔  
"الہی ہدایت قرآن و حدیث یعنی میں اکثر سب سے زیادہ، یہ "دین ہے یند اس پر اشارہ کرتا ہے کے طور پر  
زندگی کے بعد ہونے والے اعمال کا بدلہ اور بدلہ۔ لفظ "مظہب حبمذ" نہیں رہا ہے  
آسمانی صحیفے میں مذہب کے معنی میں کہیں بھی استعمال ہوتا ہے کیونکہ یہ اردو کے علاوہ مذہب کے  
صحیح احساس کا اظہار نہیں کرتا ہے، بجائے اس کے کہ عربی زبان میں "نقطہ نظر" اور "مکتبہ فکر" کے لئے  
استعمال ہوتا ہے۔

#### تعریفیں اور تصورات:

مختلف علاقوں، عہد اور افکار سے تعلق رکھنے والے افراد نے اپنے علم اور تجربات کی روشنی میں  
مذہب کی مختلف طریقوں سے ترجمانی کی ہے۔ مذہب کے بارے میں مختلف آراء اور رویوں کے بارے میں آئیڈیا  
حاصل کرنے کے لئے اسلامی نقطہ نظر کے ساتھ مغربی اسکالرز اور فلسفیوں کی کچھ رائے یہ ہیں۔

ایڈورڈ برنیٹ ٹیلر 1832-1917 (اپنی کتاب "قدیم ثقافت" میں وضاحت کرتا ہے) "روحانی  
وجود پر اعتقاد"

(ڈیوڈ ایمائل ڈورکھم 1858-1917) (اپنی کتاب "مذہبی زندگی کے ابتدائی فارم" میں لکھتے ہیں  
"مقدس چیزوں کے مقابلہ میں متفقہ عقائد اور طرز عمل کا نظام"

ولیم جیمز 1842-1910 (اپنی کتاب "مذہبی تجربات کی اقسام" میں بیان کرتا ہے) "انفرادی مردوں کے انفرادیت کے احساسات، عمل اور تجربات، جو بھی وہ الہی سمجھ سکتے ہیں۔"

جڑ مغربی خیالات کے ان کے پاس مذہب ہے "مقدس اور روحانی چیزیں، تنہائی میں احساسات اور افراد کے تجربات سے تعلق۔"

### (الہی نقطہ نظر: (مشرقی تناظر

دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو اپنے بندوں (انسانیت اور جن) کو زندگی اور زندگی میں کامیابی کے لئے رہنمائی کرنے کے لئے اپنے رسولوں کے ذریعہ تخلیق کار خداوند (خدا) کے ذریعہ وقتاً فوقتاً مرتب "کیا گیا ہے۔"

### تجزیہ:

، ان تمام نقطہ نظر پر ایک نظر ڈالنے سے، کچھ حقائق کی نقاب کشائی کی گئی ہے کہ .... مغربی اسکالرزم تاہم، مذہب کی ترجمانی کریں کیونکہ یہ صرف فکر سے متعلق ہے، مذہب کے عملی پہلو پر زور نہیں ہے۔ یہ رویہ مغربی معاشرے میں آسانی سے دیکھا جاسکتا ہے کیونکہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگی کے ساتھ ساتھ معاشی اور سیاسی اداروں میں مذہب کی مداخلت کو ناپسند کرتے ہیں۔ دوم، ان کی تشریح سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ مذہب ہر فرد کا ذاتی معاملہ ہے، کیونکہ لوگ روحانی اور مقدس مخلوق کے ساتھ اپنے خیالات اور صحبت میں مختلف ہیں۔ یہ نقطہ نظر مغربی معاشرے میں بھی دیکھا جاسکتا ہے خصوصاً جدید دور میں۔ دوسری طرف، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذہب الہی نقطہ نظر سے زیادہ عملی ہے کیونکہ یہ نظریاتی ہے اسلامی تعلیمات عملی طور پر مبنی ہیں۔ اس 90% almost کیونکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور تقریباً کے علاوہ یہ ایک اجتماعی اور باہم وابستہ مسئلہ ہے اس سے زیادہ کہ یہ ذاتی معاملہ ہے کیونکہ دنیاوی زندگی میں کامیابی اجتماعیت کے بغیر نہیں سمجھی جا سکتی ہے۔

### دین کی ضرورت:

مذہب بنی نوع انسان کی ایک لازمی ضرورت ہے کیونکہ یہ زندگی کے جوہر کو معنی فراہم کرتا ہے، وجود کا مقصد تخلیق کرتا ہے اور بنی نوع انسان کی اساس کو قائم کرتا ہے۔ اس گفتگو میں ان پہلوؤں پر مزید وضاحت کی ضرورت ہے۔

### فطرت کا مطالبہ:

یہ امر قابل ذکر ہے کہ آزادی اور آزادی انسانوں کے لئے کبھی بھی متوجہ اور مطلوب رہی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی فطری خواہش کی بنا پر ہر طرح کی قید و بندیوں پر آزادی اور نجات کو ترجیح population دیتا ہے جو مذہب کا بنیادی مرکز ہے۔، زمینی حقیقت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا کی تقریباً آبادی کسی نہ کسی مذہب سے وابستہ ہے جو مذہب کی طرف سے آزادی اور آزادی پر طے شدہ پابندی 80-85% اور قید کو ترجیح دیتی ہے جو خود انسان کے لئے حیران کن ہے۔ اس خفیہ کو حل کرنے کے لئے غیر پیچیدہ ہے۔

در حقیقت، کسی مذہب کے ساتھ وابستہ ہونا انسان کی فطرت کا تقاضا ہے جو انسان کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔ فطرت سے مراد کسی خاص چیز یا کسی چیز کی خصوصیت ہوتی ہے جس کے ذریعہ اس مخصوص شے کی پہچان اور پہچان ہو۔ اس صورت میں، اگر اس خصوصیت کو ہٹا دیا جاتا ہے، تو وہ خاص شے اب ایک ہی شے کے نہیں رہ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر

پانی اس کی خوبی اور بہاؤ کی وجہ سے پہچانا اور جانا جاتا ہے، اگر اس خصوصیت کو ہٹا دیا جاتا ہے تو، اسے شاید برف کہا جائے لیکن پانی مزید نہیں

اسی طرح، انسان کو ایک ایسی تعقیر کے ساتھ تخلیق کیا گیا ہے کہ وہ کسی نہ دیکھے جانے والی انتہائی قدرتی طاقت پر یقین کرنے کا پابند ہو۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ انسان اسے پہچانتا ہے یا نہیں، کیونکہ یہ ایک سے زیادہ مرتبہ تجربہ کیا جاتا ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی نہ کوئی کام طے کرتا ہے اور اس کا تعین کرتا ہے اور مقصد کے حصول کے لئے سخت جدوجہد کرتا ہے، آخرکار اپنے تمام عزم کے باوجود ناکام ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ، ناپسندیدہ بیماریوں، حادثات، ہلاکتوں اور آفات سے دوچار لوگوں کو یہاں تک کہ انسان کو خود سے زیادہ متنازعہ اور متنازعہ طور پر موجود کچھ متضاد طاقتور ہونے پر یقین کرنے پر مجبور کرنا پڑتا ہے۔ انسان، اپنی فطرت کی وجہ سے، خوفزدہ ہے کہ اگر انسان سے ناراض ہوجانے کی صورت میں یہ طاقت اسے نقصان پہنچا سکتی ہے یا تباہ کر سکتی ہے۔ حتمی نتیجے کے طور پر، انسان کسی بھی متوقع اور غیر متوقع ناکامی اور شرارت سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے اور

اس طاقت کا حصول کرتا ہے۔ اسی طرح یہ مذہب جنم لیتا power زیادہ سے زیادہ فوائد اور فوائد کو جمع کرنے کے لے اور یہ صرف خدا کا اعتقاد ہے جو نفس اور دماغ کو سلامتی، روح کو سلامتی، فرد کو معنی اور انسانی فطرت کو اطمینان بخش عطا کرسکتا ہے۔

### جدید نوعیت کا فطرت

انیٹ" لفظ سے مراد انسانی کی بنیادی خصوصیات میں شامل ہے۔ انسان کو ایک فطری نوعیت کے ساتھ تخلیق کیا گیا ہے جو اسے خدا کی طرح کسی غیب سپر فطری طاقت پر یقین کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اعراف (172) میں آدم علیہ السلام کے زمین پر نازل ہونے سے پہلے جنت میں رونما Surah قرآن کریم نے سور ہونے والے ایک واقعے کے بارے میں انکشاف کیا ہے جس کی شناخت "ابتدائی عہد" کے طور پر کی گئی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کردہ تفصیلات کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے تمام انسانوں کی جانیں پیدا کیں اور ان کے سامنے خود کو پیش کیا اور ان سے سوال کیا، "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" ان سب نے جواب دیا، "کیوں نہیں" جس کا مطلب ہے کہ سب نے اس پر اتفاق کیا۔ اس عہد کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی فطری فطرت قرار دیا ہے۔ اسی فطرت کو قرآن میں "فطرہ" کہا جاتا ہے اور ہر ایک اسی "فطرہ" کے ساتھ جنم لیتا ہے جس کی وجہ سے آخری حقیقت "خدا" کی قبولیت ہوتی ہے۔

### دماغ کی تسکین ضروری حقائق کے علم کے ل

کسی مسلک کی انسانی ضرورت بنیادی طور پر اپنے اور اپنے آس پاس کی کائنات کو جاننے کے لئے انسان کی خواہش سے حاصل ہوتی ہے۔ جوابات تلاش کرنے کی ضرورت نے ہمیشہ انسانی فلسفوں کی فکرمندی کو قطعی حل تک پہنچائے بغیر ہی قبضہ کرلیا ہے۔ ان کی تخلیق کے بعد سے ہی لوگوں کو یہ سوالات اٹھنے لگے ہیں کہ "کہاں سے؟"، "کہاں سے؟" اور "کیوں؟" وہ کبھی کبھی روز مرہ کی زندگی کے تقاضوں سے مائل ہوجاتے ہیں، لیکن وہ ایک دن ان ابدی سوالوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ انسان حیرت زدہ کرتا ہے: میں اور یہ لازوال کائنات کہاں سے آئے؟ کیا میں خود ہی وجود میں آیا ہوں یا کوئی ایسا خالق ہے جس نے مجھے وجود میں لایا؟ وہ کون ہے؟ میرا اس سے کیا تعلق ہے؟ اس وسیع و عریض زمین، آسمان، جانور، سبزی، معدنیات، سیارے اور ستاروں کا کیا ہوگا؟ کیا وہ خود ہی وجود میں آئے ہیں یا کوئی خود مختار تخلیق کار ہے؟ اس زندگی کے بعد کیا ہے؟ موت کے بعد کیا ہے؟ ہم اس سیارے زمین پر مختصر سفر کے بعد کہاں جائیں گے؟ کیا پیدائش سے لے کر موت تک کی زندگی کی کہانی اس سے آگے کچھ نہیں ہے؟ کیا نیک اور سچائی کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ دوسروں others پیش کرنے والے نیک لوگ بھی اسی انجام کو ملتے ہیں جو اپنی خواہشات اور خوشنودی کے ل کی قربانی دیتے ہیں؟ کیا زندگی صرف موت کے خاتمے پر آتی ہے؟ یا موت کے بعد بھی کوئی اور زندگی ہے جس میں نیک لوگوں کو صلہ دیا جاتا ہے اور ناگوار کو سزا دی جاتی ہے؟ اور بنی نوع انسان کو کیوں وجود میں لایا گیا؟ کیوں لوگوں کو ذہن، دانشمندی، علم اور اس کی خوشنودی حاصل تھی جو انہیں تمام جانوروں سے ممتاز کرتے ہیں؟ کیوں لگتا ہے کہ جنت اور زمین کی ہر چیز اس کی خدمت میں ہے؟ کیا اس کے وجود کا کوئی مقصد وجود میں لایا existence ہے؟ کیا اس کی زندگی میں کوئی مشن ہے؟ یا اسے صرف جانوروں کے کھانے کے ل گیا تھا اور پھر جانوروں کی طرح ختم ہوجاتے ہیں؟ اگر وجود کا کوئی مقصد ہو تو وہ کیا ہے؟ اس مقصد کو کیسے پورا کیا جاسکتا ہے؟

ان سوالوں نے انسان کو ہر دور میں پریشان کیا ہے اور ایسے جوابات طلب کیے ہیں جو عقل کو مطمئن کرتے ہیں اور دل کو سکون دیتے ہیں۔ اس طرح کے جوابات صرف مذہب میں یا ایک خالص مذہبی عقیدے میں پائے جاتے ہیں۔ یہ مذہب ہی ہے جو بنیادی طور پر انسان کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ نہ تو اتفاق سے وجود میں آیا تھا نہ ہی اپنے طور پر بلکہ اس کا تخلیق ایک عظیم تخلیق کار نے کیا ہے جو اس کا خدا ہے، خدا نے انسان کو بنایا، اس کو بالکل صحیح شکل دی، اس کو مناسب تناسب عطا کیا، اس میں روح پھونک دی۔، اس کو سننے، بینائی، دماغ اور دل سے نوازا اور اسے ماں کی کوکھ میں برائن کے طور پر شروع ہونے والی ہر طرح کی نعمتیں عطا کیں۔

### تاریخ اور پس منظر

مذہب کی تاریخ کے ذریعے، ہمیں معلوم ہوا کہ ہر معاشرے میں مذہب انسانی زندگی کا لازمی حصہ لکھتا ہے، "تاریخ میں، مجھے قلعوں کے بغیر شہر، محلات کے (AD رہا ہے۔ یونانی مورخ پلوٹارک (46-120 بغیر شہر، اسکولوں کے بغیر شہر نہیں ملے، لیکن مجھے کبھی بھی عبادت گاہوں والے شہر نہیں ملے۔" تاریخ مذہب کے لئے، ہمیں آثار قدیمہ کے ثبوت بھی ملتے ہیں۔ اسی طرح قانون کی گولیاں حمورابی (2300 قبل ابراہیم (ع) کے زمانے میں، بابل کے دارالحکومت نینویہ میں of مسیح) کے ذریعے، بابل کا ایک بادشاہ، تقریباً رہتا تھا۔ یہ گولیاں خدائی تعلیمات سے اخذ کردہ کچھ شقوں پر مشتمل قوانین کی وضاحت کرتی ہیں۔ مزید یہ بڑے ثبوت مہیا کرتے ہیں، کیوں کہ خود ہی تدفین the کہ قبرستان اور ابرام جیسے قدیم قبرستان مذہب کے ل کرنا قرآن کی وحی کے مطابق کووں کے ذریعہ بنی نوع انسان کو دین کی تعلیم ہے۔

لیکن ، حقیقت میں یہ کب اور کیسے شروع ہوا ، تاریخ خاموش ہے اور اس کا کوئی قطعی جواب نہیں ملتا ہے۔ لیکن ، قرآن اور بائبل جیسے آسمانی صحیفے سے یہ بات اچھی طرح سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس زمین کی ابتداء آدم (ع) کے نام سے ہی اس مذہب سے ہوئی ہے۔

### مذہب کی عالمی خصوصیات:

دنیا میں موجود مذاہب کی ایک بڑی تعداد کے پاس مختلف قسم کے افکار اور تعلیمات ہیں ، لیکن کچھ بنیادی خصوصیات کو ان سب کے مابین آفاقی اور عام سمجھا جاتا ہے ، یہ ان کی پیروی کر رہے ہیں ....

1- **عقیدہ اور عقائد:** موجودہ تمام مذاہب میں عقائد کے نام سے خیالات پر مشتمل تعلیمات موجود ہیں۔ اگرچہ ، یہ عقائد مذہب کے لحاظ سے مذہب سے مختلف ہیں ، لیکن نظریاتی حصہ ہونے کی وجہ سے یہ عام ہیں۔

2- **رسوم و رواج:** تمام مذاہب کے پیروکار ان کی پیروی کرتے ہوئے کچھ عملی رسومات کا انعقاد کرتے ہیں جو بعد میں اس خاص مذہب کی شناخت بن جاتے ہیں۔ تمام مذاہب کے مابین یہ دوسری خصوصیت ہے جو انکشاف کی گئی ہے یا غیر ظاہر۔ لیکن ، اسی طرح کے عقائد ، یہ رسومات بھی مذہب سے مختلف ہیں۔

**اخلاقیات اور اخلاقیات:** تمام مذاہب اچھے اور برائی کے اپنے اپنے تصورات تشکیل دیتے ہیں اور - اخلاقیات اور اخلاقی اقدار کو اپنے خیالات اور رسوم سے اخذ کرتے ہیں۔ اگرچہ ، کچھ اخلاقی اقدار آفاقی ہیں جیسے سچ بولنے ، جھوٹ نہ بولنا اور بے گناہ شخص کو نہ مارنا ، لیکن کچھ مختلف مذاہب میں مختلف ہوسکتے ہیں۔ یہ بہت ممکن ہے کہ ایک مذہب میں ایک قدر اچھی سمجھی جائے لیکن دوسرے مذہب میں نہ ہو۔

### مذہب اور انسانی زندگی:

اس حقیقت میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ مذہب کبھی بھی بہت اثر دار رہا ہے اور انہوں نے انسانیت ، ان کی ذاتی اور ان کی اجتماعی زندگی پر بہت بڑا اثر ڈالا ہے۔ انسان ، ایک مذہب کا پیروکار ہونے کے ناطے ، ایک اطمینان بخش زندگی بسر کرتا ہے کیونکہ اس کا خیال ہے کہ اس نے مقدس سپر قدرتی طاقت کے ساتھ ایک زبردست رشتہ قائم کیا ہے جو غالب ہے اور انسانی زندگی کو فائدہ اٹھانا یا تباہ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ ، انسان کو کبھی کبھار نفسیاتی سکون اور روحانی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے اور اسے مشکلات اور بحران کے وقت ایک طاقت ور اور ہمیشہ ناکام مددگار کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ وہ مذہب ہے جو انسان کی زندگی ، امید اور ہمت کو برقرار رکھتا ہے ، جب انسان کوئی چیز کھو دیتا ہے یا جس سے وہ محبت کرتا ہے ، یا کسی چیز کو حاصل کرنے میں ناکام ہوجاتا ہے ، یا بدبختی اور بیماری کا شکار ہوتا ہے۔ مذہبی عقیدہ اس کی مدد ، طاقت ، امید ، تعزیت اور صبر کی فراہمی کرتا ہے۔

مذہب انسانیت کی اجتماعی زندگی کو بھی متاثر کرتا ہے۔ درحقیقت ، معاشرے ہمیشہ مذہب کی بنیاد پر قائم ہوتے ہیں اور اپنی تہذیب اور ثقافت تشکیل دیتے ہیں۔ دنیا کی تمام عظیم تہذیبوں کو ان کے مذہب سے جانا جاتا ہے جیسے بدھ تہذیب ، ہندو ثقافت اور تہذیب اور مسلم تہذیب کا نام ان کے مذاہب کے نام پر رکھا گیا ہے۔ مزید یہ کہ ، مذہب معاشرے کے ممبروں کے مابین تعلقات کو کنٹرول کرتا ہے اور اس پر حکومت کرتا ہے اور ہر رکن کو اپنی حدود کا پابند بناتا ہے ، دوسروں کے حقوق پامال کرنے سے باز آجاتا ہے اور ذاتی طور پر فوری مفادات کے لئے معاشرے کی فلاح و بہبود کو نظرانداز نہیں کرتا ہے۔

### مذہب کی درجہ بندی:

نو ہزار مذاہب موجود ہیں۔ ان مذاہب کو انکشافی اور غیر nine دنیا میں قبائلی مذاہب سمیت تقریباً انکشافی دو بڑی قسموں میں درجہ بند کیا گیا ہے۔ انکشاف کا مطلب پیروکاروں کے دعوے سے ہوتا ہے تاکہ انسانی رہنمائی کے لئے کچھ آسمانی صحیفہ موجود ہو۔ یہودیت ، عیسائیت اور اسلام کو نازل کردہ مذاہب کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ باقی مذاہب کو غیر منکشف مذاہب قرار دے دیا گیا ہے کیونکہ ان کے پاس کچھ مقدس اور مقدس کتابیں ہونے کے باوجود وہ آسمانی صحیفے رکھنے کا دعویٰ نہیں کرتے ہیں۔

## مذہبی خیالات:

الہیات خدا کے تصورات اور مذہبی سچائیوں کی نوعیت کا منظم اور عقلی مطالعہ ہے۔ یہ ایک ایسا علم ہے جس سے مراد خدا، اس کی حقیقت اور اس کائنات اور انسانیت سے رشتہ ہے۔ خدا ایک اعلیٰ فطری وجود قات کے باوجود، اپنی حقیقت association اور ایک حتمی حقیقت ہے، لیکن انسان، خدا سے اپنی تمام تر تعل تک پہنچنے اور اس کی کھوج کرنے میں قاصر ہے کیونکہ وہ انسان کے حواس اور تخیلات سے بالاتر ہے۔ تاہم، لوگوں نے اپنے عقلی اور حتمی نتیجے کے طور پر اسے تلاش کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے اختلاف کیا اور کئی تصورات تشکیل دیئے۔ ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

### 1- ملحد:

خدا اور دین کے وجود سے انکار اور کائنات کے خود وجود پر یقین کرنا۔

### 2- Agnosticism:

خدا کے وجود یا عدم وجود کے بارے میں قطعیت نہ ہونا، بجائے اس کے کہ اس کے بارے میں شکوک و شبہات ہوں۔

### 3- الزم:

خدا پر یقین کرنا لیکن وحی اور کائنات میں خدا کے مداخلت سے انکار کرنا۔

### 4- پینٹائزم:

کائنات کو خدا قرار دیتے ہوئے کائنات کے قانون اور قدرت کے ساتھ خدا کی پہچان اور مساوات۔

### 5- توحید:

اس میں یقین کرنا کہ ایک خدا کے سوا کوئی نہیں (یہ ایک آسمانی صحیفوں کی مدد سے حاصل ہے)

### 6- شرک:

خدا کی کثرت پر اعتبار کرنا یعنی خدا کی تعداد۔

